124294 ـ خاوند اور بیوی کے درمیان شدید اختلافات ہوں تو کیا طلاق دینی چاہیے ؟

سوال

میں تعلیم یافتہ شخص ہوں اور میری بیوی بچے بھی ہیں لیکن بیوی کے ساتھ میرے ہمیشہ ہی اختلافات رہتے ہیں، میں نے بارہا اس کے ساتھ مشکل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، نہ تو وہ طلاق لینے پر راضی ہے اور نہ ہی مجھے جنسی طور پر خوش کرتی ہے، اور ہمارے معاشرے میں دوسری شادی کرنے کی اجازت نہیں، یا پھر لوگ شادی شدہ شخص سے اپنی بیٹی نہیں بیاہتے، میں خوفزدہ ہوں کہ اگر یہی حالت رہی تو ممنوع اور حرام کا ارتکاب کر بیٹھوں گا برائے مہربانی میری راہنمائی فرمائیں، اور آپ سے نصیحت کی امید رکھتا ہوں، اور میری اس مشکل کا کوئی بتائیں اور اس کی بہتر حل کیا ہو سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

لوگوں کے گھر مشکلات سے خالی نہیں، بعض گھروں میں تھوڑی اور کم مشکلات ہیں، اور بعض میں زیادہ اور مشکل قسم پریشانیاں، اور جو کوئی بھی اپنی مشکلات کو حل کرنا چاہتا ہے، یا کسی دوسرے کی مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے ان مشکلات کے اسباب کا علم ضرور ہونا چاہیے جو اس اختلاف اور جھگڑے اور آپس میں نفرت کا باعث بنے ہیں، چاہیں وہ خاوند اور بیوی کے مابین ہوں، یا دو دوستوں کے درمیان، یا پھر باپ اور بیٹے میں عمومی طور پر نزاع کے اطراف کا علم ہونا چاہیے.

اور ہمیں تو آپ اور آپ کی بیوی کے مابین اختلاف کے اسباب کا ہی علم نہیں، اس لیے ہماری جانب سے جو راہنمائی ہو گی وہ عمومی طور پر ہے جو آپ کے لیے بھی اور آپ کے علاوہ دوسروں کے لیے بھی ہے.

سوال کرنے والے بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے اور اپنی بیوی کے مابین اختلاف کا سبب معلوم کرے اور اسے تلاش کرے ہو سکتا ہے آپ ہی اس میں بنیادی اور بڑا سبب ہوں جو آپ کی طبیعت میں شامل ہو جس کو تبدیل کرنا ہی

آپ کی استطاعت میں نہ ہو، یا پھر آپ کا اپنی بیوی کے ساتھ معاملات میں غلط طریقہ ہو، یا آپ اپنی بیوی اور بچوں کا صحیح طور پر اہتمام اور خیال نہ کرتے ہوں، یا اس کے علاوہ اور بھی سبب ہو سکتا ہے جن کا شمار نہیں، اس لیے آپ اپنی غلطیوں کی اصلاح کریں.

اور اگر اختلاف کے یہ اسباب آپ کی جانب سے ہوں تو آپ ان اسباب کو ختم کر کے یہ اختلافات کر سکتے ہیں، اور آپ کے لیے یہ مخفی نہیں کہ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اور اس کا بہتر اہتمام اور بیوی کے کاموں کی تعریف کرنا، اور اولاد کی اچھی دیکھ بھال کرنا، اور اس کے ساتھ ساتھ گھریلو ضروریات کی اشیاء کا انتظام اور پورا کرنا یہ سب کچھ بیوی کے دل میں خاوند کی محبت اور اس سے راضی ہونے کو پیدا کرتا ہے، اور اس سے آپس میں محبت و مودت پیدا ہوتی ہے، اور گھر کے کونے کونے میں رحمدلی و رحمت پھیل جاتی ہے.

اور اگر آپ دونوں کے اختلافات اور مشکلات کے اسباب آپ کی بیوی کی جانب سے ہیں تو بھی آپ اسے حکمت سے حل کر سکتے ہیں، اور وعظ و نصیحت کے ساتھ اسے ختم کیا جا سکتا ہے، اور اصل اور غالبا خاوند کے لیے سب سے آسان یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اپنی جانب سے اطاعت گزار بنا لے، اور اسے ایسی بنائے کہ وہ جسے ناپسند کرتی تھی پسند کرنے لگے، اور جسے پسند کرتی تھی اسے ناپسند کرنے لگے؛ کیونکہ جب بیوی ایك شخص کو خاوند بنانے پر راضی ہو سکتی ہے تو وہ اس پر راضی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کی رغبات اور اس کے اہتمامات کے مطابق زندگی بسر کرے، اور یہ شرط نہیں کہ اس کی محبت پر وہ اس سے راضی ہو، اور اصل میں یہ بیویوں کی طبعیت ہے.

اس لیے کیونکہ عورت تو خاوند کے تابع ہوتی ہے، اور اسی بنا پر مسلمان عورت کا کسی کافر شخص سے شادی کرنا حرام کیا گیا ہے، اور اسی لیے یہاں یہ بھی وصیت کی گئی ہے کہ بہتر خاوند اختیار کیا جائے، اور وہ صاحب دین اور صاحب اخلاق ہو؛ تا کہ عورت پر اس کے دین اور اخلاق کا منفی اور سلبی اثر نہ ہو.

دوم:

اور بعض اوقات خاوند اور بیوی کی طبیعت آپس میں موافق نہیں ہوتی، نہ تو خاوند اپنی بیوی کے ساتھ معاملہ سلجھانے میں اچھا ہوتا ہے، اور نہ ہی بیوی اپنے خاوند کی مباح رغبات کو مکمل کرنے والی ہوتی ہے، تو یہاں ان دونوں کے مابین اختلاف کی ابتدا ہوتی ہے.

اور ان دونوں کا بطور خاوند اور بیوی اکٹھے رہنا وقت کا ضیاع اور مشکلات کو زیادہ کرنے اور گناہ میں اضافہ کا

باعث بنتا ہے، دونوں فریقوں کو علم ہونا چاہیے کہ اگر ان کی پہلی شادی ناکام ہوئی تو دوسری شادی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک وہ اپنی طبیعت اور سلوك و عادت کو تبدیل نہیں کرتے.

سوال میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے مطابق ہم یہی کہینگے کہ:

اگر خاوند اپنی بیوی کی جانب سے اپنی اصلاح نہیں دیکھتا، اور وہ خود یعنی خاوند ان مشکلات کا سبب نہیں ہے تو پھر اس کے سامنے طلاق کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں، کیونکہ آخری علاج تو سلاخ کے ساتھ داغ لگانا ہی ہوتا ہے!

اس کے لیے شرط نہیں کہ بیوی اس حل پر راضی ہو، کیونکہ طلاق کے لیے بیوی کی رضامندی کا اعتبار نہیں، بلکہ ہم نے کئی ایك اسباب کی بنا پر ان مشکلات کا حل طلاق کہا ہے:

اول:

آپ کی بیوی کی حالت کی اصلاح مشکل ہے، اور آپ کی اتنی مدت اس طرح بیت گئی ہے اور اختلافات موجود ہیں.

دوم:

آپ کے ماحول اور معاشرے کی بنا پر آپ دوسری شادی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے.

سوم:

بیوی کا آپ کی جنسی رغبت پوری نہ کرنے کی بنا پر حرام میں پڑنے کا خدشہ.

اس لیے آپ اسے آخری موقع اور فرصت دیں اور اس کے لیے وقت مقرر کریں کہ اتنی مدت کے اندر اپنی حالت اصلاح کر لے، اور اگر اس کی جانب سے کوئی تبدیلی پیدا ہو تو پھر آپ اسے طلاق دینے کوئی تردد نہ کریں.

اور آپ حرام میں پڑنے سے اجتناب کریں، کیونکہ آپ اس وقت اللہ کی شریعت میں محصن یعنی شادی شدہ کہلاتے ہیں اور اس صورت میں زنا کے ارتکاب ـ اللہ نہ کرے ـ کی حد رجم ہے اور اللہ تعالی کی حدود پامال کرنے والوں کے لیے بہت شدید قسم کی وعید آئی ہے، اور جو اللہ کے حرام کردہ فحش کاموں میں پڑتے ہیں ان کو سخت سزا کی وعید ہے، اس لیے آپ اس سے بہت شدت کے ساتھ اجتناب کریں.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .